بسم اللہ الرحمان الرحیم

عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تمہید نمبر1:

اللہ تعالیٰ کے تمام برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کی نبوت کا اقرار کرنا ایمان کے لیے ضروری ہے کسی ایک نبی کی نبوت کا انکار انسان کو اہل ایمان کی صف سے خارج کر دیتا ہے ان انبیاء میں سے ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں آپ کی شخصیت اس حوالہ سے کچھ زیادہ اہم ہے کہ آپ کا نزول قیامت سے پہلے اس امت میں ہو گا۔ کچھ لوگ عقل کو بنیاد بنا کر آپ کے زندہ آسمان پہ جانے اور پھر زندہ آسمان سے اترنے کو ناممکن سمجھتے ہیں اس بارے میں تین باتیں سمجھنے کی ہیں:

1. رفع الی السماء کس کا ہے؟
2. اس وقت ان کی حیات کہاں پر ہے؟
3. نزول کس دور میں ہو گا؟

جہاں تک تعلق ہے پہلی بات کا:

تو رفع الی السماء ایک ایسے پیغمبر کا ہے جن کی زندگی کے اکثر احوال عمومی قانون سے ہٹ کر ہیں عمومی قانون یہ ہے کہ ماں باپ ہوں تو بندہ دنیا میں آتا ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر والد کے محض حکم خدا اور نفخہ جبریل سے دنیا میں تشریف لائے اسی وجہ سے آپ کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا جاتا ہے۔

عام قانون کے مطابق بچّہ دنیا میں جیسے آئے تو وہ بات نہیں کرتا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سیدہ مریم کی گود میں بچپن میں بات کی ہے۔

اسی طرح محض حکم خداوندی سے مثلاً مادر زاد نابینا کو بینا کر دینا، برص کے مرض میں مبتلا آدمی کے جسم پہ ہاتھ پھیرنے سے شفا مل جانا اور کسی قبر پہ جا کے قم باذن اللہ فرمانے سے مردہ کا قبر سے باہر آ جانا یہ سب چیزیں عام قانون سے ہٹ کر ہیں اس لیے قرآن میں ان معجزات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے "باذن اللہ" کی قید لگائی ہے۔

اس لیے عقل انسانی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے نبی کی ہجرت بھی عام قانون سے ہٹ کر ہونی چاہئے چنانچہ آپ کی ہجرت من الارض الی الارض نہیں بلکہ من الارض الی السماء ہوئی۔

دوسری بات اس وقت حیات کہاں ہے؟

ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس وقت زمین پہ نہیں بلکہ دوسرے آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور دوسرے آسمان کا تعلق عالم دنیا کے ساتھ کم ہے اور عالم بالا کے ساتھ زیادہ ہے وہاں اوپر کی حیات ہے نیچے کی نہیں جب ہم زمین کی بجائے آسمان پہ زندہ مانتے ہیں تو یہ سوال فضول ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں رہتے ہیں تو کھاتے کیا ہیں اور بال نہیں بڑھتے، ناخن نہیں بڑھتے، ضروریات کا کیا ہو گا؟

اس لیے کہ دنیا کے ہزاروں سال اوپر کے جہاں کا ایک دن بنتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہزاروں سال بھی زندہ رہیں تو وہ دنیا کے چند دن بنتے ہیں اور چند ایک دن انسان بغیر کھائے پیئے گزار سکتے ہیں اور چند ایک دنوں میں نہ تو کسی کے بال بڑھتے ہیں اور نہ ہی ناخن اور اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں 40 دن رہے تو کیا وہ بال کٹوانے کے لیے کسی حمام میں جاتے تھے؟

توجو خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں زندہ رکھے وہاں پہ بال نہیں بڑھتے، اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ آسمان پر زندہ رکھیں تو وہاں پر بھی بال نہیں بڑھتے۔

تیسری بات نزول کب ہوگا؟

وہ دور تخریب عالم کا ہوگا دجال نکلے گا یاجوج ماجوج آئیں گے سورج مغرب سے نکلے گا اور زمانہ ایسا ہوگا کہ اگر کافر پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر بولے گا کے یہ کافر ہے تو وہ زمانہ تخریب عالم کا زمانہ ہوگا عام قانون سے ہٹ کر زمانہ ہوگا اگر اسی دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں تو یہ اللہ کی قدرت سے بعید نہیں۔

تمہید نمبر 2:

اہل اسلام کے ہاں حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پہ جانے اور واپس آنے کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے جبکہ مرزائیوں کے ہاں اس عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں:

”اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا“

خزائن ج3 ص171

”ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات و حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔“

ملفوظات احمدیہ ج2 ص72 جدید

اہل اسلام کا یہ عقیدہ و نظریہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بغیر باپ کے بید افرمایا، آپ کو نبوت و کتاب عطا کی جب آپ نے قوم کو دعوت دی تو یہودی آپ کے دشمن بن گئے اور انھوں نے قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور آپ کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا قیامت کے قریب واپس دنیا میں تشریف لائیں گے، کانے دجال کا خروج ہو چکا ہو گا اور امام مہدی دمشق کی جامع مسجد میں نماز فجر کے لیے تیاری میں ہوں گے۔ یکایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے نزول فرمائیں گے اور نماز سے فراغت کے بعد امام مہدی کی معیت میں دجال پر چڑھائی کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ کافر اس کی تاب نہ لا سکے گا، اس کے پہنچتے ہی مر جائے گا اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی ایسا پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تعاقب کریں گے اور ”باب لد“ پر جا کر اس کو اپنے نیزہ سے قتل کریں گے اور اس کا خون مسلمانوں کا دکھائیں گے۔ اس کے بعد لشکر اسلام دجال کے لشکر کا مقابلہ کرے گا۔ اس لشکر میں جو یہودی ہوں گے مسلمانوں کا لشکر ان کو خوب قتل کرے گا۔ اس طرح زمین دجال اور یہود کے ناپاک وجود سے پاک ہو جائے گی، حکمرانی کریں گے، یہودیت و نصرانیت کو ختم کر کے اسلام کا علم لہرائیں گے، ظلم ختم ہو جائے گا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، نکاح بھی فرمائیں گے، روضہ رسول پہ حاضر ہو کے سلام کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سلام کا جواب دیں گے بالآخر وفات ہوگی اور روضہ رسول میں دفن ہونگے۔

دلائل اہل اسلام

قرآنی آیات

قرآن کریم کی بہت ساری آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع وحیات کو بیان کیا اور مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر جانے اور قیامت کے قریب واپس آنے کا ذکر فرمایا ہے۔ چند آیات درج ذیل ہیں

آیت نمبر1:

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ، وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ

سورۃ آل عمران: آیت 45،46

ترجمہ: فرشتوں نے حضرت مریم سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو محض اپنے حکم سے پیدا ہونے والے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا، وہ بچہ دنیا و آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہو گا اور وہ بچپن اور بڑی عمر میں باتیں کرے گا اور صالحین میں سے ہو گا۔

استدلال: قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ ت 1225ھ لکھتے ہیں:

قال الحسنُ بنُ الفضل و کھلاً یعنی بعدَ نُزولِہ مِنَ السَّماءِ فانَّہٗ رُفِعَ إلی السَّماءِ قَبلَ سَنِّ الکُھُولۃِ

تفسیر مظہری سورۃ آل عمران آیت 46

ترجمہ: حسن بن فضل فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ بڑھاپے کی عمر سے پہلے آسمان پہ اٹھائے گئے اس لیے جب آسمان سے دوبارہ نازل ہوں گے تو بڑی عمر میں کلام فرمائیں گے۔

آیت نمبر2:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

سورۃ آل عمران: آیت 54

ترجمہ: یہود نے قتل عیسیٰ کی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بچانے کی اور اللہ بہترین تدبیر فرمانے والے ہیں۔

استدلال: امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ ت 606ھ فرماتے ہیں:

أما مكرُهُمْ بعيسى عليه السلام، فَهُوَ أَنَّهُمْ هَمُّوا بِقَتْلِهِ، وأَمَّا مكرُ اللهِ تعالى بهم، ففيه وجوه الأول: مكر الله تعالى بهم هو أنه رَفَعَ عيسى عليه السلام إلى السماء

تفسیر کبیر سورۃ آل عمران: آیت 54

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہود کی خفیہ تدبیر یہ تھی کہ انہیں قتل کردیں اور خدا کی تدبیر کی کئی صورتیں تھیں ان میں سے ایک یہ کہ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھالیا۔

مولنا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اور بچاؤ کی ایسی پوشیدہ تدبیر فرمائی جو وہم وگمان سے بھی بالا اور برتر تھی وہ یہ کہ انہی میں سے ایک شخص

پکڑ کر لے گئے اور عیسی سمجھ کر اس کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا اور خوش ہو گئے اور ادھر اللہ تعالی کے حکم سے حضرت جبریل گھر کے روشن دان سے عیسی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالے گئے۔

معارف القرآن: ج1ص622

آیت نمبر3:

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

سورۃ آل عمران: آیت55

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں آپ کو صحیح سالم واپس لوں گا، آپ کو اپنی طرف اٹھالوں گا، کفار کی سازش سے آپ کو محفوظ رکھوں گا اور آپ کے متبعین کو کفار پہ قیامت تک غلبہ دوں گا۔

استدلال: یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں چار منصوبے بنائے 1: آپ کو پکڑنا2: تکلیف دیکر قتل کرنا3: قتل کے بعد ذلیل اور رسوا کرنا4: انکے دین کو ختم کرنا، تاکہ کوئی متبع باقی نہ رہے۔

اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار وعدے فرمائے:

1: متوفیك: یہ مشتق ہے "وفیٰ" سے اور اسکا معنیٰ ہے "اخذالشیئ وافیا" پورا پورا وصول کرنا اس آیت میں یہ لفظ اسی معنیٰ میں ہے کیونکہ مقصود حضرت عیسی علیہ السلام کو تسلی دینا ہے ایک بندے کو چاروں طرف سے خون کے پیاسوں نے گھیر رکھا ہے اللہ اسکو کہے کہ میں تجھے موت دیتا ہوں تو اس میں تسلی والی بات نہیں بلکہ اس سے مزید گھبراہٹ ہو گی تو معنی وہ کرنا چاہئے جس میں تسلی ہو اور وہ یہ ہے کہ تجھے دشمنوں سے اس طرح بچاوں گا کہ ان کو تمہارا سایہ بھی نہ ملے گا۔

2: ورافعك الی: بچانے کی صورت یہ ہے کہ تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اس رفع سے مراد رفع جسمانی ہے فقط رفع روحانی اور درجات کی بلندی نہیں کیونکہ درجات کی بلندی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے سے حاصل تھی بلکہ وہ تو ہر مومن کو حاصل ہے۔

3: ومطهرك من الذين كفروا: اگر موت کے بعد اٹھایا تو پھر اس کا کیا معنیٰ ہو گا؟ نیز سورۃ مائدۃ آیت نمبر10 میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے احسانات بتائینگے تو ان میں سے ایک ہو گا؛ واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتهم باالبینٰت؛ تو بنی اسرائیل کے تکلیف سے دور رکھنا اور حفاظت کرنا یہ احسان تب ہو گا جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیں، اگر موت کے بعد رفع روحانی ہو تو کونسا احسان ہو گا؟

4: آپ کے متبعین کو غلبہ عطا کروں گا۔

سوال:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما اس کا معنیٰ "ممیتك" کرتے ہیں

بخاری باب مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ

جواب:

تفسیر ابن عباس میں ہے "مُقدَّم ومُؤخَّر"

تفسیر قرطبی میں ہے " إنی مُتَوَفِّيكَ ورافعك إلى عَلى التَّقْدِيمِ والتَّاخِيْرِ لأنَّ الواوَ لا تُوجِبُ الرُّتبةَ والمعنى: إنی رافعك إلى ومطهرك من

الذین کفروا ومتوفیك بعد أن تنزل من السماء"

الجامع لاحکام القرآن تحت هٰذہ الآیة

تفسیر الدر المنثور میں ہے "عن ابن عباس فی قوله إنی متوفیك ورافعك یعنی رافعك ثم متوفیك فی آخر الزمان"

حاصل عبارات: یہ ہے کہ اگر توفی کا معنی موت کیا جائے تو اس صورت میں واو مطلق جمع کے لیے ہوگی نہ کہ ترتیب کے لیے آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ اے عیسی ابھی تجھے اٹھالیتاہوں اور قیامت کے قریب تجھے موت دوں گا۔

آیت نمبر4:

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

سورۃ نساء آیت155،156،157،158

مفوم واستدلال: اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہودیوں پر غضب الٰہی کے نازل ہونے کے اسباب بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں نقض عہد، آیات کا انکار، انبیاء کو ناحق قتل کرنا، اقوال متکبرانہ، حضرت مریم پر تہمتیں لگانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنانااور قتل مسیح کا دعویٰ کرنا۔

اگر آیات کے الفاظ پہ غور کریں تو ایک سبب ہے انبیاء کو ناحق قتل کرنا اور ایک سبب ہے قتل مسیح کا دعویٰ کرنا جس سے معلوم ہوا کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا محض جھوٹا دعوی کیا ہے، اگر اپنے اس منصوبے میں کامیاب ہو جاتے تو قرآن ان کے فعل کو ذکر کرتے ہوئے یوں کہتا "اوقتلهم المسیح ابن مریم" کہ غضب اس لیے نازل ہوا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا، فعل کی بجائے محض قول ذکر کرنا دلیل ہے کہ وہ قتل مسیح میں ناکام ہوئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا "وما قتلوہ وما صلبوہ "مانافیہ لاکر اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ نہ قتل ہوااور نہ ہی سولی پر لٹکایااور یہود اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔

"ولٰکن شبه لهم " اسکے بارے میں بعض مفسرین فرماتے ہیں یہ حضرت عیسیٰ کا حواری تھااور بعض فرماتے ہیں کہ منافق تھااور بعض فرماتے ہیں یہودی تھا یہ بندہ جب اندر گیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل اس پہ ڈال دی گئی اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا اب یہودیوں نے اسکو قتل تو کردیا لیکن پھر وہ شک میں پڑگئے تو اللہ نے فرمایا؛ ولٰکن شبہ لھم؛ اور آگے فرمایا" وما قتلوہ یقینا" پکی بات ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

"بل رفعه اللہ " اور اگر غور کریں تو باقی انبیاء کے بارے میں" رفعهم اللہ "نہیں فرمایا اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں ؛رفعه اللہ؛ فرمایا معلوم ہوا کہ رفع جسمانی ہے نہ کہ روحانی۔

احادیث مبارکہ

حدیث نمبر1:

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ {وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا}

بخاری ج1 ص490 باب نُزولِ عیسَی ابْنِ مَریَم عَلَیْھِمَا السَّلَام

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقینا عیسیٰ بن مریم تم میں عادل حاکم بن کر اتریں گے اور آکر صلیب توڑیں گے {نصرانیت ختم کریں گے} خنزیر کو قتل کریں گے {یہودیت ختم کریں گے} جزیہ ختم کردیں گے، مال اتنا زیادہ ہوجائے گا کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ دنیا اور دنیا بھر کے سب مال و متاع سے ایک سجدہ بہتر معلوم ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر تم نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل اس حدیث کے ساتھ قرآن سے چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا" کیونکہ اس میں صاف طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے اہل کتاب ہیں، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ ان کے حق میں یا ان کے خلاف شہادت دیں گے۔

حدیث نمبر2:

عن أبي هُريرةَ قال قال رَسُوْل الله صلَّى الله عليهِ وسلَّم كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

صحیح مسلم ج1 ص87 باب نزول عیسی بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت {خوشی کی وجہ سے} تمہاری کیا حالت ہوگی جب حضرت عیسی بن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا {مراد امام محمد مہدی ہیں}

اس حدیث پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے "نزل" کے لفظ کی صراحت موجود ہے

حدیث نمبر3:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلًا مَرْبُوعًا إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ وَالنِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

مسند احمد حدیث نمبر 9270

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ ان کی مائیں یعنی شریعتیں مختلف ہیں اور ان کا دین یعنی اصول وعقائد سب کے ایک ہیں اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اس لیے

کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ {ان کی چند علامات یہ ہیں} ان کا قد درمیانہ ہو گا، ان رنگ کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہو گا، ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے، سر کی یہ شان ہو گی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہو گی۔ وہ آ کر صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو ختم کریں گے، سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام ادیان کو ختم فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شیر اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے۔ سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث نمبر 4:

عن عطاء مولى أم حبيبة قال: سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: ليهبطن عيسى ابن مريم حكما عدلا و إماما مقسطا وليسلكن فجا حاجا أو معتمرا أو بنيتهما وليأتين قبري حتى يسلم عليّ ولأردن عليه يقول أبو هريرة: أي بني أخي إن رأيتموه فقولوا أبو هريرة يقرئك السلام.

(المستدرک للحاکم: ج3 ص489، 490 ذکر نبی اللہ و روحہ عیسی بن مریم، مسند ابی یعلی: ص1149 رقم الحدیث 6577، مجمع الزوائد: ج8 ص387 باب ذکر الانبیاء علیہم السلام، الخصائص الکبریٰ: ج2 ص490 باب حیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قبرہ الخ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور عادل، فیصلہ کرنے والے، منصف حکمران بن کر اتریں گے اور وہ اس گلی میں سے حج کرتے یا عمرہ کرتے یا ان دونوں کی نیت سے گزریں گے اور وہ میری قبر پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے، میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے میرے بھتیجو! اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے کہیے گا: ابوھریرہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے۔

تصحیح حدیث:

اس حدیث کو مندرجہ ذیل حضرات نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

(1): امام حاکم کا حوالہ:

امام ابو عبد اللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ (م 405ھ) اسے اپنی کتاب المستدرک: ج3 ص489، 490 میں ذکر نبی اللہ و روحہ عیسی بن مریم کے تحت نقل فرماتے ہیں:

- هذا حديث صحيح الإسناد.

(2): علامہ ذہبی کا حوالہ:

علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (م 748ھ) بھی تلخیص علی المستدرک ج3 ص489، 490 میں ذکر نبی اللہ و روحہ عیسی بن مریم کے تحت اسے صحیح کہتے ہیں۔

(3): علامہ ہیثمی کا حوالہ:

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (م 807ھ) اپنی کتاب مجمع الزوائد: ج8 ص387 باب ذکر الانبیاء علیہم السلام میں فرماتے ہیں:

✪ رواہ أبو یعلی ورجالہ رجال الصحیح۔

ترجمہ: اس روایت کو امام ابویعلی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

(4): علامہ سیوطی کا حوالہ:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) نے الجامع الصغیر: ج2 ص260 رقم الحدیث 7742 کے تحت اس کو صحیح فرمایا ہے۔

حدیث نمبر5:

عن عبد اللہ بن سلام قال مَکْتُوْب فی التَّوْرَاۃِ صِفَۃُ مُحَمَّد و عیسی ابنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہُ

جامع ترمذی باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تورات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بھی مذکور ہیں اور ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔

اجماع امت

1. علم الکلام کے مشہور امام ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری ت324ھ فرماتے ہیں

"وأجمعت الأمۃُ علیٰ أن اللہ سُبحانَہ رَفعَ عِیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم إلی السَّماء"

الابانۃ عن اصول الدیانۃ ج1 ص109

ترجمہ: امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا۔

2. امام ابو اسحاق کلا آبادی بخاری جو قرن رابع کے اکابر حفاظ محدثین سے ہیں اور اپنی اسناد سے روایت حدیث کرتے ہیں' اپنی کتاب "معانی الاخبار" میں فرماتے ہیں:

قَدْ اَجْمَعَ اھلُ الاثرِ و کثیرٍ مِن اھلِ النَّظْرِ علیٰ اَنَّ عیسیٰ علیہ السلام یَنْزِلُ من السماء فیقْتُل الدجالَ ویَکْسِرُ الصلیب الخ

(تحیۃ الاسلام از علامہ انور شاہ کشمیری: ص135)

ترجمہ: تمام محدثین اور بہت سے متکلمین کا اس بات پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے' دجال کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے۔

3. مفسر محمد بن یوسف المعروف ابوحیان الأندلسی ت745ھ

قال ابن عطیۃ: وأجمعَتِ الْأُمَّۃُ علیٰ مَا تَضَمَّنَہُ الْحَدِیثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ أَنَّ عِیْسٰی فِی السَّمَاءِ حَی، وأنہُ یَنْزِلُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ فَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ ویکسر الصلیب، ویقتل الدجال

البحر المحیط سورۃ آل عمران آیت 55

ترجمہ: ابن عطیہ فرماتے ہیں تمام امت کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو توڑیں گے، دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

4. امام شمس الدین محمد بن احمد حنبلی سفارینی نابلسی ت1188ھ (بارہویں صدی کے اکابر محدثین میں ہیں' حنبلی المذہب ہیں' نابلس کے

ایک گاؤں سفارین کے باشندے ہیں' نام محمد بن احمد' شمس الدین لقب' ابو العون کنیت ہے' بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں) کی عبارت ملاحظہ ہو:

وَاَمَّا الاِجْمَاعُ فَقَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰی نُزُوْلِهٖ وَلَمْ يُخَالِفْ فِيْهِ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الشَّرِيْعَةِ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ الْفَلَاسِفَةُ وَالْمُلَاحِدَةُ مِمَّا لَا يُعْتَدُّ بِخِلَافِهٖ وَقَدِ انْعَقَدَ اِجْمَاعُ الْاُمَّةِ عَلٰی اَنَّهٗ يَنْزِلُ وَيَحْكُمُ بِهٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

(شرح عقیدہ سفارینی: ج2ص90)

ترجمہ: رہا نزول عیسیٰ علیہ السلام میں اجماع: تو امت محمدیہ کے تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں البتہ فلاسفہ اور ملاحدہ نے نزول عیسی کا انکار کیا ہے اور ان کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں۔ امت محمدیہ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔

5. مفتی بغداد ابو الثنا شہاب الدین محمود بن عبد اللہ المعروف آلوسی ت 1270ھ فرماتے ہیں

أجمعتِ الأُمَّةُ عَلَيْهِ وأشْتَهرتْ فِيْهِ الْأَخْبَارُ

روح المعانی الاحزاب آیت 40

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر امت کا اجماع ہے اور اس بارے میں احادیث مشہورہ منقول ہیں

شبہات مع جوابات

شبہ نمبر1:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

سورۃ آل عمران آیت: 144

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بہت رسول گزر چکے۔

استدلال: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک نبی ہیں ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔ اب کیا اگر یہ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو ان کی نبوت میں کوئی نقص لازم آئے گا جس کی وجہ سے تم دین سے پھر جاؤ؟ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نبی کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے تو کوئی ایسا ہی پہلے نبیوں میں سے پیش کرو جو اب تک زندہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ ہے تو پھر یہ دلیل جو خدا تعالیٰ نے پیش کی صحیح نہیں ہو گی۔

خزائن ج3ص427

جواب:

کسی بھی آیت کا مطلب سمجھنے کے لیے اس کا پس منظر سمجھنا ضروری ہوتا ہے اس آیت کا نزول غزوہ احد کے موقع پہ ہوا۔ جب رسول کریم صلی اللہ زخمی ہوئے تو شیطان نے مشہور کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔ یہ خبر سنتے ہی مسلمانوں میں عجیب اضطراب پیدا ہوا اور صحابہ کرام بکھرنا شروع ہو گئے اس پہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو سمجھایا ہے کہ تمہاری اس حالت سے تو یوں لگتا ہے کہ احکام شریعت پہ عمل صرف اس وقت تک کیا جاتا ہے جب تک نبی اپنی امت میں خود موجود رہے۔ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو یہ غلط ہے۔ ذرا سوچو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کتنے نبی اور رسول ہو چکے ہیں کیا وہ سب اپنی امت میں اس وقت موجود ہیں؟ اور کیا ان کے متبعین نے اپنا دین محض اسی وجہ سے ترک کر دیا ہے کہ جب نبی موجود نہیں تو عمل کیسا؟ اور جب ان میں سے کسی نے بھی ایسا نہیں کیا تو کیا تم ایسا کرو گے؟

نہ معلوم اس میں وفات مسیح کی کون سی دلیل ہے ؟اس میں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کئی انبیاء احکام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام دے چکے ہیں اس لیے لفظ "خلت "لائے نہ کہ "ماتوا،قتلوا"

نیز اس آیت کی یہ تفسیر کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہو چکے اہل اسلام کے مفسرین نہیں کی۔

شبہ نمبر2:

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ

سورۃ النحل: آیت 20،21

اور جن کو یہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو وہ خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔وہ ایسے مردے ہیں جن میں جان نہیں اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

جواب:

اس آیت میں من دون اللہ سے مراد بت ہیں اس لیے اموات کے بعد غیر احیاء لائے کہ یہ ایسے مردہ ہیں جن میں کبھی حیات آئی ہی نہیں ہے، نیز ان کا علم بھی ناقص ہے ان بتوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کی عبادت کرنے والے کب اٹھائے جائیں گے

جلالین سورۃ النحل آیت 20،21

اور اگر من دون اللہ میں عموم مراد لیا جائے تو پھر مطلب ہو گا اللہ کے علاوہ جس جس کی عبادت کی جاتی ہے وہ موت سے نہیں بچ سکتے کچھ ایسے ہیں جن پہ موت آچکی ہے اور کچھ ایسے ہیں جن پہ موت آئے گی۔فی الحال سب مردہ ہوں اس آیت کا یہ مطلب نہیں ورگرنہ ملائکہ کی، زندہ لوگوں کی بھی عبادت کی جاتی ہے تو کیا وہ سب مردہ ہیں ؟

شبہ نمبر3:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں فرمایا"لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ"

صحیح بخاری بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حدیث نمبر 1390

اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کریں کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ نصاریٰ کے نبی ہیں تو نصاریٰ کے لعنتی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کو وہ سجدہ گاہ بنائیں۔ ورنہ لعنتی کیسے ؟اور قبر کے لیے وفات ضروری ہے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔

جواب1:

سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو نصاریٰ برحق مانتے ہیں۔لہٰذ آحضرت آدم علیہ السلام سے لیکر موسیٰ علیہ السلام تک یہود و نصاریٰ جن انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بناتے ہیں وہ سب کے سب اس حدیث کے بموجب ملعون ہیں۔

جواب2:

مسلم شریف کی ایک حدیث سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا "ألا وإن من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور أنبیاءھم وصالحیھم مساجد ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنھاکم عن ذلك"

صحیح مسلم باب النھي عن بناء المساجد علی القبور

ترجمہ: خبر دار تم سے پہلی امتوں کے لوگ اپنے انبیاء اور صلحاء کی قبور کو سجدہ گاہ بناتے تھے۔ خبر دار تم قبور کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

ملعون ہونے کے لیے صرف حضرات انبیاء کرام علیھم السلام کی قبور مبارکہ کو سجدہ گاہ بنانا ضروری نہیں بلکہ اگر کوئی اولیاء کی قبور کو بھی سجدہ گاہ بناتا ہے تو وہ بھی اس وعید کا مستحق ہے یہود و نصاریٰ کے ملعون ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے۔۔ نصاریٰ کے معلون ہونے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کا ہونا شرط نہیں۔ بلکہ اگر وہ کسی ولی کی قبر کو سجدہ گاہ بنائیں گے تب بھی اس وعید کے مستحق قرار پائیں گے۔ اس حدیث میں انبیاء کے ساتھ اولیاء کی تعمیم نے سیدنا عیسی علیہ السلام کو اس سے خارج کر دیا۔ اس لیے کہ نہ ان کی قبر ہے نہ وہ مسجود نصاریٰ ہے۔

شبہ نمبر4:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ نبی ہوں گے یا نہیں؟ اگر ہوں گے تو ختم نبوت کے خلاف ہے، اگر نبی نہ ہوں تو کیا نبی نبوت سے معزول ہو سکتے ہیں؟

جواب:

جب عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا دائرہ افراد اور زمانہ کے اعتبار سے چونکہ محدود تھا کما قال اللہ "یابنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم "

سورۃ الصف: آیت 6

تو جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو ان کی حیثیت امتی اور خلیفہ کے ہو گی" کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نزل فیکم عیسیٰ بن مریم حکماً مقسطا "

اس لیے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت پر حرف نہ آئے گا۔ جب تشریف لائیں گے تو نبوت کے منصب سے معزول نہیں ہوں گے البتہ ڈیوٹی بدل جائے گی جیسا کہ کسی ملک کا صدر کسی اور ملک میں جائے تو اپنی صدارت سے معزول نہیں ہو گا البتہ ادھر کے قوانین کا پابند ہو گا۔

شبہ نمبر5:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف آوری کے بعد کس شریعت پر عمل فرمائیں گے؟

جواب:

چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی لائی ہوئی شریعت محدود زمانہ کے لیے تھی اس لیے اسلام آنے کے بعد وہ شریعت منسوخ ہو گئی عیسیٰ علیہ السلام قبل از رفع انجیل پر عمل فرماتے تھے کہ وہ ان کی ضرورت تھی اب جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو شریعت محمدیہ ان کی ضروریات کو پورا کرے گی اور آپ دین اسلام پر عمل فرما ہوں گے۔